بسم اللہ الرحمن الرحیم

قراءت میں مذکر ضمیر کو مؤنث پڑھ دیا، تو نماز کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر نماز میں سورہ نجم کی آیت مبارکہ ﴿اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی﴾ میں ''هُوَ'' کی جگہ غلطی سے ''هِیَ'' یعنی ''اِنْ هِیَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی'' پڑھ دیا، تو کیا نماز ہو گئی؟

جواب

پوچھی گئی صورت میں نماز درست ادا ہو گئی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مذکورہ آیتِ کریمہ میں مذکر ضمیر ''هُو'' کی جگہ مؤنث ضمیر ''هِيَ'' پڑھی گئی ہے اور فقہائے کرام کی تصریحات کے مطابق نماز میں قراءت کے دوران مؤنث کی جگہ مذکر کی ضمیر، یا اللہ عزوجل کے علاوہ کسی دوسرے مرجع کے لیے مذکر کی جگہ مؤنث کی ضمیر پڑھنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔

مذکر کی جگہ مؤنث یا مؤنث کی جگہ مذکر کی ضمیر پڑھنے کے متعلق ''خلاصۃ الفتاویٰ'' میں ہے: ''ولو قرء ﴿إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ﴾ ان هي وکذا کل مذکر اذا انث او على القلب لا تفسد صلوته'' یعنی: اگر کوئی نمازی ﴿إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ﴾ میں ''إِنْ هُوَ'' کی جگہ ''إِنْ هِيَ'' پڑھ لے، اسی طرح کسی مذکر کو مؤنث یا اس کے برعکس پڑھ دینے سے اس کی نماز فاسد نہیں ہو گی۔ (خلاصۃ الفتاوی، جلد 1، صفحہ 109، مطبوعہ کوئٹہ)

اسی طرح ''فتاویٰ بزازیہ'' میں ہے: ''ان هي الا وحي يوحى، وکذا کل مذکر قرئ مؤنثا او عکس، لا'' ترجمہ: (آیت مبارکہ ﴿إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ﴾ کو) ''ان ھی الا وحی یوحی'' پڑھ دیا، اسی طرح کسی مذکر کو مؤنث یا اس کے برعکس پڑھ دینے سے نماز فاسد نہیں ہو گی۔ (فتاوی بزازیہ، جلد 1، صفحہ 41، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، ملتقطاً)

اللہ عزوجل کے لیے مؤنث کا صیغہ یا ضمیر ذکر کرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، جیسا کہ صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1367ھ/1947ء) لکھتے ہیں: ''اللہ عزوجل کے لیے مؤنث کے صیغے یا ضمیر ذکر کرنے سے نماز جاتی رہتی ہے۔'' (بہار شریعت، جلد 1، صفحہ 557، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FSD-10148

تاریخ اجراء: 06 ربیع الاول 1448ھ/20 اگست 2026ء